كل مسلم ارتد فتوبته مقبولة الا الكافر لسب النبي او الشيخين او احدهما

ترجمہ

ہر مرتد کی توبہ قبول ہے مگر اس کی توبہ قبول نہیں ہے جو کسی نبی یا شیخین (ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما) یا ان میں سے کسی ایک کی گستاخی سے کافر ہو۔

(تنویر الابصار متن در مختار مطبع ہاشمی، ص ۳۱۹)

کیا ہر فرقہ کے ہاتھ کا ذبح کیا ہوا جانور حلال ہے؟

مع عبارات کفریہ

مفتی غلام محمد بن محمد انور شرقپوری بندیالوی

ناشر: مدینۃ العلوم جامعہ نبویہ شرقپور روڈ ناظر کالونی لاہور

كُلُّ مُسْلِمٍ اِرْتَدَّ فَتَوْبَتُهٗ مَقْبُوْلَةٌ اِلَّا الْكَافِرَ لِسَبِّ النَّبِیِّ
اَوِ الشَّیْخَیْنِ اَوْ اَحَدِهِمَا۔ (تنویر الابصار متن در مختار مطبع ہاشمی ص ۳۱۹)

سُیُوْفُ الْمُقَلِّدِیْن

عَلٰی

اَعْنَاقِ مَنْ اَعْرَض

عَنْ حُکْمِ

ذِبْحِ فِرَقِ الْمُرْتَدِّیْن

مع عبارات کفریہ

مفتی غلام محمد بن محمد انور شرقپوری بندیالوی

ناشر
مدینۃ العلوم جامعہ نبویہ، ناظر کالونی، شرقپور [illegible]

فہرست

نام کتاب: ---------------- مرتد فرقوں کے ذبح کئے ہوئے جانور کا حکم شرعی

مؤلف: ---------------- مفتی غلام محمد بن محمد انور

طبع اول: ----------------

تعداد: ----------------

نظر ثانی: ---------------- مولانا محمد عباس کیلانی، مولانا محمد زمان

باہتمام ---------------- چوہدری محمد بخش

سنی کتب خانہ: دربار مارکیٹ لاہور

مسلم کتابوی: دربار مارکیٹ لاہور

مکتبہ نبویہ: دربار مارکیٹ لاہور

مکتبہ نوریہ رضویہ: کچار شید روڈ، بلال گنج لاہور

الاستفتاء

کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں، کہ وہابی، دیوبندی، مرزائی اور شیعہ کے ہاتھ کا ذبح کیا ہوا جانور اہل سنت و جماعت کے واسطے کھانا جائز ہے یا کہ نہیں۔
دلائل صافیہ اور کافیہ سے مسئلہ کے چہرے سے نقاب کشائی کی جائے۔ بینوا توجروا۔

حافظ محمد یونس نقشبندی

ناظمِ اعلیٰ: جامعہ عثمانیہ اہل بیت

کھوکھر ٹاؤن لاہور

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الجواب بعون الوھاب

نحمدہ ونصلی علی النبی المختار وعلیٰ آلہ وصحبہ الاخیار

قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ان بنی اسرائیل تفرقت علیٰ ثنتین و سبعین ملة و تفترق امتی علیٰ ثلاث و سبعین ملة کلھم فی النار الا ملة واحدة قالوا من ھی یا رسول اللہ! قال ما انا علیہ و اصحابی رواہ الترمذی و فی روایة احمد و ابی داؤد ثنتان سبعون فی النار و احدة فی الجنة و ھی الجماعة

—— اما بعد ——

وہابی دیوبندی، مرزائی اور رافضی (شیعہ) کے ذبیحہ کا شرعی تصور

اللہ قدوس اس بندۂ ناچیز کے قلم میں قوت عطا فرمائے کہ ذبیحہ کے مسئلہ کو بیان کیا جائے اور اس مسئلہ کے مخفی گوشوں کو عیاں اور بیان کیا جائے ان فرق باطلہ کے ذبیحہ کے شرعی تصور سے پہلے ہم قارئین کی خدمت میں ان کے عقائد کفریہ کا اجمالاً ذکر کرتے ہیں کیونکہ اعمال کا دارومدار عقیدہ پر ہے پھر کتاب کے اختتام پر تفصیلاً ذکر کریں گے۔

وہابیہ اور دیابنہ کے عقائد کفریہ

حضرت قبلہ اعلیٰ حضرت محدث بریلوی رضی اللہ عنہ نے اپنی شاہکار تصنیف "الکوکب الشہابیہ فی کفریات ابی الوہابیہ" میں وہابی اور

دیوبندی پیشواؤں کے ستر کفریات رقم فرمائے ہیں جس سے خوب معلوم ہو گیا کہ آجکل کے وہابیہ اور دیابنہ اور ان کے پیشواہ کافر ہیں نیز حسام الحرمین میں ان کے کفریات پر مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے علماء کرام نے تقاریظ رقم فرمائی ہیں تفصیل کے شائقین حضرات ان کتب کا مطالعہ فرما کر اپنے شبہات دور فرمائیں ہم بخوف طوالت ان کے تین کفریات پر بحث کریں گے تاکہ ان کے ذبیحہ کا حکم واضح ہو جائے۔

عقیدہ کفریہ

یہ عقیدہ کفریہ سب سے بدتر اور خبیث ہے۔ صراط مستقیم ص ۹۵ میں (الکوکب الشہابیہ فی کفریات ابی الوھابیہ مطبوعہ رضا اکیڈمی بمبئی)

از وسوسۂ زنا خیال مجامعت زوجہ
بہتر ست وصرف ہمت بسوئے شیخ د
امثال آں از معظمین گو جناب رسالت
مآب باشد، بچندیں مرتبہ
بدتر از استغراق در صورت گاؤ و خر خود
ست کہ خیال آں با تعظیم و اجلال بسوید
اے دل انسان می چسپد بخلاف گاؤ و خر کہ
نہ آں قدر چسپیدگی میبود و نہ تعظیم
بلکہ مہان و محقر میبود و ایں تعظیم و اجلال

زنا کے وسوسے سے اپنی بی بی کی مجامعت کا خیال
بہتر ہے اور شیخ یا اسی جیسے اور بزرگوں کی
طرف خواہ جناب رسالت مآب ہی ہوں
اپنی ہمت کو لگا دینا اپنے بیل اور گدھے کی
صورت میں مستغرق ہونے سے برا ہے کیونکہ
شیخ کا خیال تو تعظیم اور بزرگی کے ساتھ انسان
کے دل میں چمٹ جاتا ہے اور بیل اور گدھے
کے خیال کو نہ تو اسقدر چسپیدگی (چمٹنا) ہوتا ہے۔
اور نہ تعظیم بلکہ حقیر اور ذلیل ہوتا ہے اور غیر کی

غیر کہ در نماز ملحوظ و مقصود میشود بشرک می کشد	یہ تعظیم اور بزرگی جو نماز میں ملحوظ ہو وہ شرک کی طرف کھینچ کر لے جاتی ہے۔

(صراط مستقیم اردو مطبوعہ نشریات اسلام اردو بازار)

خلاصۂ کلام

ان عبارات (فارسی اردو) سے معلوم ہوا کہ مولوی اسماعیل قتیل کا یہ عقیدہ ہے کہ نماز میں حضور علیہ السلام کا خیال گدھے اور بیل کے خیال سے بُرا ہے۔ اس ملعون نے اتنی خبیث گستاخی کی کہ گستاخی بھی اس گستاخی سے پناہ مانگتی ہے۔

رسولِ عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں ادنیٰ گستاخی بھی کُفر ہے

امام الدیابنہ کا یہ کہنا کہ نماز میں حضور علیہ السلام کا خیال گدھے اور بیل کے خیال سے بدتر ہے یہ صریح اور واضح گستاخی ہے وہ اس طرح کہ نماز میں حضور علیہ السلام کے تصور کو گدھے اور بیل کے تصور سے بدتر کہا گیا ہے۔ جس وقت تشبیہ دینی گدھے سے ہی گستاخی ہے اور پھر یہ کہنا کہ حضور علیہ السلام کا خیال بدتر ہے۔ تو اس کلمہ کے کہنے سے اس سے بڑی اور گستاخی کیا ہوگی۔

تصورِ نبی مختار صلی اللہ علیہ وسلم کو گدھے کے خیال سے بدتر کہنے پر اعلیٰ حضرت محدث بریلوی رضی اللہ عنہ کا تبصرہ

الکوکب الشہابیہ صفحہ ۳۰ میں (مطبوعہ رضا اکیڈمی ممبئی)
مسلمانو! اللہ کیلئے انصاف کریں۔ کیا ایسا کلمہ کسی اسلامی زبان وقلم سے نکلنے کا ہے۔ حاش للہ (پاکی ہے اللہ کے لئے) پادریوں، پنڈتوں وغیرہم کافروں مشرکوں کی کتابیں دیکھو جو انہوں نے بزعم خود (اپنے گمان کے مطابق) اسلام جیسے روشن چاند پر خاک ڈالنے کو لکھی ہیں۔ شاید ان میں بھی اس کی نظیر نہ پاؤ گے۔ کہ ایسے کھلے ناپاک الفاظ تمہارے نبیٔ مختار صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے سچے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت لکھے ہوں، کہ انہیں مواخذۂ دنیا کا اندیشہ ہے مگر اس مدعی اسلام بلکہ مدعی امامت کا کلیجہ چیر کر دیکھئے کہ اس نے کس جگرے سے محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نسبت بے دھڑک یہ صریح سب و دشنام (گالی گلوچ) کے لفظ لکھ دیئے اور روز آخر اللہ عزیز غالب قہار کے غضب عظیم و عذاب الیم کا اصلاً اندیشہ نہ کیا۔ مسلمانو! کیا ان گالیوں کی محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اطلاع نہیں ہوئی۔ یا مطلع ہو کر ان سے انہیں ایذا و تکلیف نہ پہنچی۔ ہاں ہاں واللہ واللہ انہیں اطلاع ہوئی۔ واللہ واللہ انہیں ایذا پہنچی۔ واللہ واللہ جو انہیں ایذا دے اس پر دنیا و آخرت میں اللہ جبار و قہار کی لعنت اس کے لئے سختی کا عذاب اور شدت کی عقوبت ہے۔
قرآن مجید میں ہے۔
وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ٥ جو ایذا اور تکلیف دیتے ہیں اللہ کے رسول کو ان کیلئے دردناک عذاب ہے۔

حضور علیہ السلام کے خیال کو گدھے سے تشبیہ دینا کھلی گستاخی ہے اس میں کوئی تاویل نہیں

الکوکب الشہابیہ صفحہ ۳۲ میں (مطبوعہ رضا اکیڈمی بمبئی)

امام العصر مجدد ملت اعلیٰحضرت محدث بریلوی رضی اللہ عنہ گستاخوں کو یہ بتانا چاہتے ہیں کہ گدھے سے تشبیہ دینا کھلی گستاخی ہے۔

آپ فرماتے ہیں کہ میں جانتا ہوں کہ تم یوں نہ سمجھو گے۔ ذرا اپنے کلیجہ پر ہاتھ رکھ کر دیکھو اور آنکھیں بند کر کے بہ نگاہ انصاف غور کرو۔ اگر کوئی وہابی اپنے باپ کی نسبت کہے کہ تیرے کان گدھے جیسے ہیں۔ تیری ناک بجو جیسی ہے تو کیا اس نے اپنے باپ کو گالی نہ دی یا کوئی سعادت مند نجدی اٹھ کر اپنے بدلگام مصنوعی امام کی نسبت کہے کہ ان کی آواز لطیف کتے کے بھونکنے سے مشابہہ تھی۔ ان کا منہ شریف سور کی تھوتھنی سے ملتا تھا تو تم اسے کیسا سمجھو گے۔ کیا اپنے طائفہ میں رکھو گے یا پیشوا کی گستاخی کی وجہ سے باہر نکال دو گے۔ اب تمہیں ظاہر ہو گیا کہ اس خبیث بددین نے جو ہمارے عزت والے رسول دوجہاں (صلی اللہ علیہ وسلم) کی نسبت یہ لعنتی کلمات لکھے، انہوں نے ہمارے دلوں پر تیر و خنجر سے زیادہ کام کیا۔ پھر ہم اسے سچے پکے اسلامی گروہ میں کیسے داخل کر سکتے ہیں۔ ذرا فرق بھی دیکھتے جاؤ کہ ہم نے جو نظیریں اور مثالیں دیں انہیں صرف تشبیہ پر قناعت کی۔ تم جانو جب صرف تشبیہ ایسی ہے کہ انسان برداشت نہیں

کرسکتا تو "بدرجہا بدتر" بتلانے میں مسلمانوں کا کیا حال ہوگا۔

بغیر خیال عظمت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نماز ناقص ہے

تعظیم مصطفوی پر جان فدا کرنے والو!

ذرا اس ناپاک وجہ پر غور کرو کہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا خیال بدرجہا بدتر ہونا اس لئے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا خیال آیا تو عظمت کے ساتھ آئے گا۔ اور گدھے کا خیال حقارت سے تو نماز میں نبیٔ مختار صلی اللہ علیہ وسلم کا تصور آنا شرک تک پہنچائے گا۔

نجدیو اللہ قہار سے جنگ کرو

گستاخو، نجدیو، اپنے شریکوں کو جمع کرو اور قہر والے عرش کے مالک سے جنگ کرو کہ تو نے کیوں ایسی شریعت بھیجی۔ جس نے نماز کی ہر دو رکعت پر التحیات واجب کی۔ اور اس میں اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ الخ پڑھنا لازم کیا۔ مسلمانو! کیا ان کے پڑھنے کا حکم محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف خیال کرنے کا حکم نہ ہوا کیوں نہیں، بیشک ہوا اور واقعی ان کا خیال مسلمانوں کے دل میں جب آئے گا۔ عظمت و جلال ہی کے ساتھ آئے گا تو معلوم ہو کہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے تصور سے آپ کی تعظیم کا تصور لازم بین بالمعنی الاخص (یعنی ملزوم کے تصور سے لازم کا تصور آجائے) ہے

یعنی جب حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا تصور آئے تو تعظیم کے ساتھ ہی تصور آئے گا۔ تو جب نماز میں آپ کو سلام پیش کیا جائے گا تو تکریم اور تعظیم کے بغیر کیسے ہوگا۔ لہذا ان کی تعظیم اور تکریم کا حکم صریح ہے۔

اقول، التحیات میں ایہا النبی کے لفظ اور معنی اور تعظیم نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں ملازمہ

التحیات میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لفظ اور معنی اور تعظیم نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں تلازم اور گہرا تعلق ہے۔ وہ اس طرح کہ جب نمازی ایہا النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا تلفظ کرے گا تو معنی ضرور ذہن میں آئے گا۔ کہ جس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ہم سلام عرض کر رہے ہیں وہ نبی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور جب معنی ذہن میں آئے گا تو تعظیم نبوی بھی ضرور ہو گی۔ لفظ نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کے تلفظ سے زبان محبت کی مٹھاس سے لذت حاصل کرے گی۔ اور جب لفظ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے تلفظ سے ذہن میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے معنی کا تصور آئے گا۔ تو ذہن نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے معنی کی خوشبو سے معطر ہو جائے گا اور دل و دماغ میں محبوب کا جمال نظر آئے گا۔ خلاصۂ کلام یہ ہوا۔ خلاصۂ نماز اور روح نماز تعظیم نبوی ہے۔ اللہ قدوس نے اپنے ذکر کے ساتھ نمازیوں کو اپنے محبوب کا ذکر کرنے کا بھی حکم فرمایا۔ تاجدار بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں

ذکرِ خدا جو ان سے جدا چاہو نجدیو!
واللہ ذکرِ حق نہیں کنجی سقر کی ہے

تعظیم نبوی صلی اللہ علیہ وسلم نماز کی روح اور جان ہے،

احیاء العلوم مطبع لکھنؤج ۱ ص ۱۹۹ میں (الکوکب الشہابیہ ص ۳۵ مطبوعہ رضا اکیڈمی ممبئی)

أَحْضِرْ فِي قَلْبِكَ النَّبِيَّ صلى الله تعالىٰ وعليه وسلم وَشَخْصَهُ الْكَرِيْمَ وَقُلْ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ

التحیات میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے دل میں حاضر کر اور حضور کی صورت پاک کا تصور باندھ اور عرض کر السلام علیک ایہا النبی و ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

گستاخِ رسول کے کافر ہونے پر اجماعِ اُمت

قال مُحَمَّدُ بنُ سحنُون اَجْمَعَ العُلَمَاءُ اِنَّ شاتِمَ النبیّ صلی اللہ علیہ وَسلّمَ المتنقِصَ لہٗ کافِرٌ وَالوَعِیْدُ جارٍ عَلَیْہِ بِعَذَابِ اللہِ لہٗ وَحُکْمُہٗ عِندَ الاُمّۃِ القَتلُ وَمَنْ شَکَّ فِیْ کُفْرِہٖ وَعذابِہٖ کَفَرَ۔

محمد بن سحنون نے فرمایا. علماء امت کا اجماع ہے کہ نبئ مختار صلی اللہ علیہ وسلم کو گالی دینے والا. حضور علیہ السلام کی توہین کرنے والا کافر ہے اور اس کے لئے اللہ تعالیٰ کے عذاب کی وعید جاری ہے اور امت کے نزدیک اس کا حکم قتل ہے جو اس کے کفر اور عذاب میں شک کرے کافر ہے۔

نسیم الریاض شرح شفاء ص ۳۳۸ ج ۴،

الشفاء ص ۲۱۶-۲۱۵ الرد المختار الصارم

المسلول ص ۴ ص ۳۱۷ ج ۳.

عبارات گستاخانہ کے قائلین کافر ہیں

وہابیہ اور دیابنہ کے اکابر جو گستاخانہ عبارت کے قائل ہیں۔ وہ کافر مرتد ہیں۔ جیسا کہ ہم نے عبارت نقل کر کے واضح کر دیا ہے۔

گستاخِ رسول کو پیشوا ماننے والے کافر ہیں

وہابیہ اور دیابنہ کے پیشواؤں کا عقیدہ بیان کرنے کے بعد ان کو امام ماننے کا عقیدہ بیان کیا جاتا ہے۔ قارئین نظر انصاف سے ملاحظہ فرمائیں، حاصل کلام یہ ہے کہ آج کے موجودہ وہابیہ اور دیابنہ جو اپنے پیشواؤں کے عقائد کو صحیح اور حق جانتے ہیں وہ بھی کافر و مرتد ہیں مَنْ تَلَفَّظَ بِلَفْظِ الْکُفْرِ (اِلٰی قولِہٖ) جس نے کلمہ کفریہ کہا اور اس طرح جو اس (کَذَا) کُلُّ مَنْ ضَحِکَ عَلَیْہِ پر ہنسا یا اسے اچھا جانا یا اس کے ساتھ خوش اَوِ اسْتَحْسَنَہٗ اَوْ رَضِیَ بِہٖ یَکْفُرُ ہو وہ بھی کافر ہے۔

(الکوکب الشہابیہ صہ ۵۵ مطبوعہ رضا اکیڈمی ممبئی)

دورِ حاضر کے وہابی اور دیوبندی کافر مرتد ہیں

عبارت مذکورہ سے واضح ہو گیا کہ عصر حاضر کے وہابی اور دیوبندی گستاخانہ عبارات کے قائل کو اپنا پیشوا مانتے ہیں۔ وہ بھی کافر مرتد ہیں۔ کیونکہ وہ اپنے پیشواؤں کی عبارات کفریہ پر راضی ہیں اور ایسی کتابوں کی جنمیں عبارات کفریہ مرقوم ہیں ان کی نشر واشاعت میں دولت خرچ کر رہے ہیں اور مدد کر رہے ہیں۔ لہذا صریح اور واضح طور پر کافر ہیں۔

وہابی اور دیوبندی کے ہاتھ کا ذبیحہ مُردار ہے

جب خوب معلوم ہو گیا کہ وہابی، دیوبندی کافر مرتد ہیں، فتاویٰ رضویہ ص ۲۳۹ ج ۸ میں مرقوم ہے۔

اعلیٰ حضرت محدث بریلوی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں مرتد کے ہاتھ کا ذبیحہ حرام اور مردار سؤر کی طرح ہے۔ اگرچہ اس نے لاکھ تکبیریں پڑھ کر ذبح کیا ہو۔

در مختار میں ہے۔

لا تحل ذَبِيحَةُ غير كتابي مِن وَثنِيٍّ ومَجوسِيٍّ وَمُرتدٍ وجنيٍّ۔ — کتابی کے علاوہ بت پرست، آتش پرست اور جن کا ذبیحہ حلال نہیں ہے۔

عبارت مذکورہ کی روشنی میں حق خوب واضح ہو گیا۔ کہ عرب وعجم کے وہابی اور دیوبندی (جو عبارات کفریہ کے قائلین کو اپنا پیشوا مانتے ہیں) مرتد ہیں اور ان کا ذبیحہ حرام اور مردار ہے۔ نیز مکہ مکرمہ میں جو حجاج کرام قربانی کے پیسے جمع کرواتے ہیں۔ اگر ان کی قربانی ذبح کرنے والے وہابی یا دیوبندی ہوں تو ان کی قربانی ضائع ہو جائے گی۔ اور مردار ہو جائے گی، لہذا اپنی قربانی خود کریں۔

(۲) عقیدہ کفریہ

تقویۃ الایمان ص۲۰ (الکوکب الشہابیہ ص۱۲ مطبوعہ رضا اکیڈمی بمبئی)
غیب کا دریافت کرنا اپنے اختیار ہو کہ جب چاہے کر لیجئے۔ یہ اللہ
صاحب کی ہی شان ہے۔

یہاں اللہ سبحانہ کے علم کو لازم وضروری نہ جانا۔ اور معاذ اللہ اس کا
جہل ممکن مانا کہ غیب کا دریافت کرنا اس کے اختیار میں ہے اگر چاہے
دریافت کرے۔ اگر چاہے جاہل رہے یہ صریح کفر ہے۔

فتاویٰ عالمگیری ج ۲ ص ۲۵۸ میں۔

یکفر اِذَا وصفَ اللہ تعالیٰ بمالا یَلیقُ بہٖ اونسبہٖ اِلَی الجہلِ او العجزاوالنقصِ الخ مختصراً

جو شخص اللہ کی ایسی شان بیان کرے جو اس کے لائق نہیں یا اسے جہل یا عجز یا کسی ناقص بات کی طرف نسبت کرے وہ کافر ہے۔

راقم الحروف اس عقیدہ کفریہ کی وضاحت ان الفاظ میں
اقول کرتا ہے کہ علم کی دو قسمیں ہیں۔ ۱۔ حضوری، ۲۔ حصولی،
دیکھیں گے مدرک (عالم) کے نزدیک نفسِ شئی بغیر کسی صورت کے واسطہ
کے حاضر ہو تو اسے علم حضوری کہتے ہیں اور اگر مدرک کے نزدیک کوئی
شئی صورت کے واسطہ سے حاضر ہو تو یہ علم حصول کہلاتا ہے۔ پھر علم

حضوری اور حصولی ہر ایک کی دو دو قسمیں ہیں ۱۔ حضوری قدیم ۲۔ حضوری حادث، ۳۔ حصولی قدیم، ۴۔ حصولی حادث، ہم بخوف طوالت صرف حضوری قدیم کا اجمالاً ذکر کرتے ہیں۔ حضوری قدیم وہ علم ہے جس کا عالم قدیم ہو جیسے اللہ تعالیٰ کا علم۔ حاصل کلام اللہ قدوس کا علم قدیم ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ اور اس کی صفات قدیم ہیں۔ مگر صاحب تقویۃ الایمان پر جہل مرکب سوار ہے۔ اس نے اللہ تعالیٰ کے علم کو حادث مانا۔ جو کہ اللہ تعالیٰ کی شان کے لائق نہیں۔

(۳) عقیدہ کفریہ

جتنے پیغمبر آئے ہیں، سو وہ اللہ کی طرف سے یہی حکم لائے ہیں کہ اللہ کو مانو اس کے سوا کسی کو نہ مانو۔

تقویۃ الایمان ص۱۴ الکوکب الشہابیہ ص۱۹ مطبوعہ رضا اکیڈمی بمبئی،

عقیدہ مذکورہ سے خوب معلوم ہو گیا کہ انبیاء اور فرشتوں، قیامت، جنت اور دوزخ وغیرہ تمام کے ماننے سے صاف انکار کر دیا اور اس کا افترا اللہ قدوس اور اس کے رسولوں پر رکھ دیا۔ یہ کفریہ عقیدہ بھی صدہا کفریات کا مجموعہ ہے۔

اقول صاحب تقویۃ الایمان کا یہ جملہ کہ "کسی کو نہ مانو" یہ قضیہ سالبہ کلیہ ہے یعنی اللہ کے سوا مخلوق کے کسی فرد کو نہ مانو یہ کلمہ صریح کفر ہے۔ کیونکہ اس سے تمام ایمانیات کا انکار کرنا پڑے گا جو

کہ واضح کفر ہے۔

عقائدِ شیعہ

تاجدار بریلوی اعلےٰ حضرت محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے رسالہ ،
" ردالرفضہ" میں متعدد عقائد کفریہ مرقوم ہیں۔ اگر ان کے عقائد پر اطلاع
پانے کا شوق فرمائیں۔ تو اس رسالہ کا مطالعہ ضروری ہے۔ مگر ہم صرف شیعہ
کا ایک عقیدہ کفریہ قارئین کی خدمت میں پیش کرتے ہیں ملاحظہ فرمائیں۔

بحرالرائق مطبوعہ مصر جلد ۵ صـ۱۳۱ میں ہے۔

یکفر بانکارہ امامۃ ابی بکر رضی اللہ عنہ علی الاصح کانکارہ خلافۃ عمر رضی اللہ عنہ علی الا
اصح یہ ہے کہ ابوبکر یا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی امامت اور خلافت کا منکر کافر ہے۔

(ردالرفضہ صـ۵ مطبوعہ رضا اکیڈمی بمبئی)

دورِ حاضر کے شیعہ کافر مرتد ہیں اور اُن کا ذبیحہ مُردار ہے

فتاویٰ رضویہ ج ۸ ص ۳۲۹ میں ہے۔

آج کل شیعہ تبرائی ہیں ان کا عام عقیدہ یہ ہے کہ قرآن حکیم نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کے بعد پورا نہ رہا اور ان کا عقیدہ یہ بھی ہے کہ حضرت علی رضی
اللہ تعالیٰ عنہ اگلے انبیاء علیہم السلام سے افضل تھے۔ اسی طرح شیخین

(حضرت سیدنا ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما) کی امامت کے منکر ہیں. تو یہ عقائد خالص کفریہ ہیں۔ لہذا یہ کافر مرتد ٹھہرے. اور مرتد کا ذبیحہ ہم نے پہلے بیان کر دیا ہے. کہ مُردار ہے۔ (بادنی تغیر) فتاوی رضویہ،

نبی مختار صلی اللہ علیہ وسلم اور شیخین میں سے ہر ایک کی گستاخی کفر ہے

تنویر الابصار متن در مختار مطبع ہاشمی ص ۳۱۹ میں ہے.

(رسالہ رد الرفضہ ص ۹ مطبوعہ رضا اکیڈمی بمبئی)

كُلُّ مُسْلِمٍ اِرْتَدَّ فَتَوْبَتُهٗ مَقْبُوْلَةٌ اِلَّا الْكَافِرِ لِسَبِّ النَّبِيِّ اَوِ الشَّيْخَيْنِ اَوْ اَحَدُهُمَا

ہر مرتد کی توبہ قبول ہے. مگر وہ جو کسی نبی یا حضرات شیخین (ابوبکر و عمر فاروق رضی اللہ عنہما) یا ان میں سے ایک کی گستاخی سے کافر ہوا۔

تحقیق المقام

عبارۃ مذکورہ سے یہ معلوم ہوا ہے کہ اللہ تعالیٰ جلاو علا کو اپنے انبیاء اور اپنے محبوب کے یاروں کی گستاخی زیادہ ناپسند ہے کیونکہ جو بندہ امانیات (مثلاً توحید، اللہ کے وجود یا کسی آیت کا انکار) سے کسی ایک کا انکار کر کے مرتد ہو گیا. تو اس کے لئے توبہ کا دروازہ کھلا ہے۔ مگر کسی نبی یا شیخین (سیدنا ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما) کی گستاخی سے مرتد ہونے والے کی توبہ بالکل مقبول نہیں ہے۔

جو کفریہ عبارات اور عقائد کا قائل نہیں اور عبارت کفریہ کے قائلین کو اپنا پیشوا جانے وہ بھی کافر، مرتد ہے

وہابی، دیوبندی، مرزائی اور اہل تشیع عموماً اپنے مجتہدوں اور پیشواؤں کی پیروی کرتے ہیں اور اگر بالفرض ان گمراہ اور خبیثہ فرقوں میں سے کوئی ان کے کھلے کفروں سے ناواقف اور خالی الذہن ہے۔ مگر پھر بھی اپنے پیشواؤں اور مجتہدوں کے فتاویٰ کو ضرور قبول کرتا ہے اور اگر بالفرض یہ بھی مان لیا جائے کہ کوئی بد مذہب ایسا ہو جو اپنے مجتہدین اور پیشواؤں کے فتاویٰ بھی نہ مانے تو کم از کم اتنا یقین ہو گا کہ ان کے کفروں کی وجہ سے اپنے پیشواؤں کو کافر نہیں کہے گا۔ بلکہ انہیں اپنے دین کا پیشوا اور عالم جانے گا۔ اور جو کسی کافر منکر ضروریات دین کو کافر نہ مانے وہ خود کافر مرتد ہے۔

جیسا کہ شفا شریف ص ۳۹۲ میں انہی کے کفر کے بیان میں ہے۔ کہ

وَ هٰذَا نُكَفِّرُ مَنْ لَمْ يُكَفِّرْ الخ

یعنی ہم اسی واسطے کافر کہتے ہیں ہر اس شخص کو جو کافروں کو کافر نہ کہے یا ان کی تکفیر میں توقف کرے یا شک رکھے یا ان کے مذہب کی تصحیح کرے اگرچہ اس کے ساتھ ساتھ اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرتا ہو اور اسلام کی حقانیت اور اس کے سوا ہر بد مذہب کے باطل ہونے کا اعتقاد رکھتا ہو مگر ایسا شخص کافر کو کافر نہ کہنے کی وجہ سے خود کافر ہے

(ردالرفضہ ص ۱۶ مطبوعہ رضا اکیڈمی بمبئی)

ایک شبہ کا ازالہ

یقیناً علماء تو ما قبل کی عبارت سے سمجھ گئے ہیں کہ جو ایسے کافروں کو پیشوا

مانتے ہیں وہ خود کافر مرتد ہو جائیں. کیونکہ ان کے عقاید کفریہ کی وجہ سے
ان کو کافر نہیں کہے گا. بلکہ اپنا پیشوا مانے گا. جو کافر کو کافر نہ کہے وہ خود
کافر ہو جائے گا. مگر ممکن ہے کہ عوام اس عبارت کو " جو اپنے پیشواؤں
کے کفریات کو بھی نہیں جانتا اور ان کے فتاوی کو بھی نہیں مانتا مگر اس کے
باوجود بھی وہ کافر ہے وہ اس لئے کہ وہ ان کے کفریات کی وجہ سے
انہیں کافر نہیں کہتا بلکہ انہیں اپنا پیشوا اور امام مانتا ہے اور کافر کو کافر نہ
کہنے والا کافر ہو گا." نہ سمجھے گے لہذا ہم اپنے سُنی بھائیوں کے لئے مزید
وضاحت کر دیتے ہیں اگر ایک وہابی اور دیوبندی اپنے اکابر اور پیشواؤں
کے کفریات کو نہیں جانتا اور عبارات کفریہ کے قائلین کو اپنا پیشوا مانتا ہے
تو وہ بھی کافر ہے. اس لئے کہ جب اس کو یہ معلوم ہو چکا ہے اہلسنت
کی کتابوں کے ذریعہ اور اہل سنت کے خطباء کے ذریعے ہمارے علمائے
اور حرمین شریفین کے جید علماء نے ان کے پیشواؤں پر کفر کے فتوے
لگا دیے ہیں تو اس نے اس بات کی تحقیق کیوں نہیں کی کہ کفر کے فتوے
کیوں لگائے گئے ہیں. اور بغیر تحقیق کے ان کو اپنا امام مانتا ہے اور ان
کو کافر نہیں کہتا. لہذا وہ بھی کافر ہو جائے گا. کیونکہ کافر کو کافر نہ کہنا بھی
کفر ہے.

عقیدہ مرزائی

مرزائی اور قادیانی کے عقائد کفریہ دیکھنے ہوں تو حضرت سیدنا پیر مہر علی

گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب سیف چشتیائی کا مطالعہ ضروری ہے۔ ہم صرف مرزا کافر کا ایک عقیدہ کفریہ بیان کرنا چاہتے ہیں۔

مرزا قادیانی نبوت اصلی کا مدعی تھا

هُوَ الَّذِىٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى اَلْاٰيَة

اس آیت کے بارے میں مرزا قادیانی یہ کہتا ہے کہ اس آیت میں صاف طور پر اس عاجز کو رسول کرکے پکارا گیا ہے۔ (سیف چشتیائی)

(اشتہار صفحہ نمبر ا سطر نمبر ۱۳۔ براہین احمدیہ صفحہ نمبر ۴۹۸)

مرزا کافر کے اس عقیدہ سے کتاب وسنت کا انکار لازم آتا ہے جو کہ واضح طور پر کفر ہے۔ کیونکہ اللہ نے قرآن کریم میں فرمایا ہے وَخَاتَمَ النَّبِيِّيْنَ۔ اس طرح مسلم شریف میں فرمایا۔ لَانُبُوَّةَ بَعْدِىْ یعنی میرے بعد کوئی نبوت نہیں ہے۔ (سیف چشتیائی صاحب پیر مہر علی گولڑوی) رحمۃ اللہ

مرزائی مُرتد ہے اور اُس کا ذبیحہ مُردار ہے

فتاوٰی رضویہ ج ۸ ص ۳۳۲ میں ہے۔ قادیانی صریح مرتد ہے۔ ان کا ذبیحہ قطعی مردار ہے۔

عرب و عجم کے وہابی اور دیوبندی مُرتد ہیں

مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے وہابی کافر مرتد ہیں اور ان کا ذبح کیا ہوا جانور

مردار ہے۔

محمد بن عبدالوہاب نجدی کے عقائد کفریہ

کتاب التوحید ص ۱۴۰ باب ۱۴ مطبوعہ ایڈمرل پرنٹنگ پریس امین پور فیصل آباد،

باب:۔ مِنَ الشِّرْكِ اَنْ يَّسْتَغِيْثَ بِغَيْرِ اللّٰهِ وَيَدْعُوْ بِغَيْرِهٖ ،

ترجمہ: غیر اللہ سے مدد طلب کرنا یا دعا مانگنا شرک میں داخل ہے۔

کتاب التوحید میں شرک کا ایک باب ذکر کیا ہے، جس کا عنوان اوپر ذکر کیا گیا ہے۔ اس باب کے تحت متعدد آیات نقل کی گئی ہیں، ہم بخوف طوالت صرف ایک آیت قارئین کی خدمت میں پیش کرتے ہیں ملاحظہ فرمائیں

وَلَا تَدْعُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَالَا يَنْفَعُكَ وَلَا يَضُرُّكَ

ترجمہ:۔ اور اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر کسی ایسی ہستی کو نہ پکار جو تجھے نہ فائدہ پہنچا سکتی ہے نہ نقصان،

اسی کتاب میں ص ۱۴۴ پر یہ تحریر ہے۔

اِنَّ هٰذَا هُوَ الشِّرْكُ الْاَكْبَرُ۔

ترجمہ: غیر اللہ کو پکارنا اور فریاد کرنا شرک اکبر ہے۔

حاصل کلام، اس آیت مبارک سے یہ ثابت کیا ہے کہ غیر اللہ کو پکارنا اور فریاد کرنا شرک اکبر ہے۔

دعوت انصاف

قارئین کی خدمت میں عرض یہ ہے کہ انصاف فرمائیں کہ آیت کا غلط مطلب کرنا اور تفسیر رائے کے ساتھ کرنا کیا کفر نہیں ہے؟
آیت مذکورہ کا معنی یہ ہے. اور اللہ تعالیٰ کے سوا اس کی بندگی نہ کر جو تجھے نفع دے سکے اور نہ ہی نقصان۔

عقیدہ اہلسنت

اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم مدد گار ہیں.

اِنَّمَا وَلِیُّکُمُ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ الاٰیۃ۔

ترجمہ:۔ اے مسلمانو! تمہارا مدد گار نہیں ہے. مگر اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول اور وہ ایمان والے جو نماز قائم رکھتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور وہ رکوع کرنے والے ہیں اس آیت سے معلوم ہوا جب اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اور مومنین مدد فرماتے ہیں. تو پھر اللہ کے علاوہ فریاد کرنا شرک کیسا ہوا۔

عقیدہ کفریہ

اوضح البراہین

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا مزار گرا دینے کے لائق ہے. اگر میں اس کے گرا دینے پر قادر ہو گیا تو گرا دوں گا

(محمد بن عبدالوہاب)

عقیدہ کُفریہ

اوضح البراہین ص ۱۰

میری لاٹھی محمد صلعم سے بہتر ہے۔ کیونکہ اس سے سانپ مارنے کا کام لیا جا سکتا ہے۔ اور محمد مر گئے ہیں انہیں کوئی نفع باقی نہ رہا۔

ایسے عقائد کفریہ کا قائل کافر مرتد ہے۔لہذا جو محمد بن عبدالوہاب کو اپنا پیشوا مانتے ہیں اور ان کو کافر نہیں کہتے وہ بھی کافر مرتد ہیں۔

حقیقت کے چہرے سے پردے کا اُٹھانا

سعودی عرب الریاض دارالخلافہ سے مطبوعہ دارالسلام کی چھپی ہوئی کتاب "کتاب التوحید اور تقویۃ الایمان"، حجاج کرام کو ہر سال تحفہ ملتی ہیں۔ اس کتاب میں محمد بن الوہاب نجدی اور اسماعیل قتیل نے متعدد کفریات تحریر کیے ہیں ایسی کتاب کے شائع کرنے والے اس کتاب کے مصنفین کو اپنا امام اور پیشوا ماننے والے کافر مرتد ہیں۔ اور جو ان کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے جیسا کہ ہم اس مسئلہ کو پہلے واضح کر چکے ہیں۔ الحاصل مدینہ منورہ اور مکہ مکرمہ کے وہابی کافر مرتد ہوئے جبکہ کافر اور مرتد لوگوں کو اپنا پیشوا مانتے ہیں

امام کعبہ اور امام مسجد نبوی کے پیچھے نماز پڑھنا حرام ہے

قارئین کی خدمت میں انصاف کی اپیل ہے کہ انصاف فرمائیں کہ جب

امام کعبہ اور امام مسجد نبوی عبدالوہاب نجدی اور دیگر عبارات کفریہ کے قائلین کو اپنا پیشوا مانتے ہیں اور ان کو کافر نہیں مانتے لہٰذا امام کعبہ اور امام مسجد نبوی کافر ٹھہرے، مرتد ٹھہرے۔ اور جو انکو کافر نہ کہے وہ بھی کافر ہے اور ایسے اماموں کے پیچھے نماز پڑھنی ناجائز ہے اور ان کا ذبیحہ مردار ہے۔

بد مذہب کی شرکت سے قربانی ضائع

وہابی، دیوبندی، مرزائی اور شیعہ میں کوئی ایک قربانی میں شریک ہو جائے تو سب کی قربانی ضائع ہو جاتی ہے۔ جیسا کہ ہدایہ ص ۴۴۹، ج ۴ مطبوعہ قرآن محل میں ہے۔

وَاِنْ کَانَ شَرِیْکُ السِّتَّۃِ نَصْرَانِیًّا اَوْ رَجُلاً یُرِیْدُ اللَّحْمَ وَلَمْ یُجْزِ عَنْ وَاحِدٍ مِّنْھُمْ

اور اگر ۶ کا شریک کوئی نصرانی ہو یا ایسا شخص ہو جو گوشت چاہتا ہے تو ان میں سے کسی کی طرف سے قربانی جائز نہیں ہو گی۔

تحقیق مسئلہ

عبارت مذکورہ سے مسئلہ واضح ہو گیا۔ مگر قارئین کی خدمت میں ہم مسئلہ کی تحقیق پیش کرتے ہیں تاکہ کوئی شبہ باقی نہ رہے۔ اصل مسئلہ یہ ہے۔ چھ ساتھیوں کے ساتھ ساتواں شریک نصرانی ہو۔ یعنی ایسا شخص ہو جس کی طرف سے قربانی صحیح نہیں یا ایسا آدمی ہو کہ اس کی طرف سے قربانی تو صحیح ہو سکتی ہے۔ مگر اس کی نیت قربانی اور عبادت کی نہیں مثلاً وہ مسلمان ہے لیکن وہ قربانی کی

نیت نہیں رکھتا. بلکہ گوشت کھانے کے واسطے شریک ہے تو ساتوں میں کسی ایک کی بھی قربانی ہرگز جائز نہیں ہو گی. اس کی دلیل ملاحظہ فرمائیں۔
ہدایہ کے اسی صفحہ مذکورہ پر صاحب ہدایہ خود اس کی دلیل دیتے ہیں. ملاحظہ فرمائیں۔

لان النصرانی لَیْسَ مِنْ اھلھا وَکذ اقصد اللحم یُنافیھا وَاِذ اِذا لَمْ یصح البعض قربۃ وَالاراقۃ لاتتجزی ـ فِی حَقِ القُربَۃِ لَمْ یَقعُ الکل اَیْضًا ـ	اس لیے کہ نصرانی کو عبادت اور تقرب کی قابلیت نہیں ہے. اور اسی طرح گوشت کا ارادہ کرنا عبادت کے منافی ہے اور جب یہ صورت ہوئی کہ قربانی میں بعض عبادات واقعہ نہیں ہوئی، اور خون بہا ایسی چیز نہیں کہ اس کی تقسیم ہو سکتی ہو تو پھر تمام سے عبادات واقع نہیں ہوا۔

تشریح و تحقیق

خلاصۂ عبارت یہ ہے کہ خون بہانا ان دنوں (یعنی قربانی کے دنوں) میں ایک عبادت ہے تو یہ نہیں ہو سکتا کہ ایک جانور کی قربانی میں کچھ خون بہانا بطور عبادت ہو۔ اور کچھ عبادت کے بغیر ہو تو یقیناً ایک خون بہانا ایک ہی طرح واقع ہو گا۔ اور یہ قاعدہ ہے کہ جب عبادت میں کچھ اخلاص نہ پایا جائے تو تمام عبادت بغیر اخلاص کے ہو جاتی ہے. لہٰذا یہ جانور بغیر قربانی کے صرف گوشت کے واسطے ذبح ہوا. لہٰذا اس کا گوشت

تو کھایا جا سکتا ہے، مگر قربانی کسی کی بھی جائز نہ ہوئی۔ اسی طرح بد مذہب جس کا عقیدہ کفریہ ہے مثلاً وہابی دیوبندی شیعہ اور مرزائی میں سے جو قربانی میں مل گیا تو کسی کی قربانی جائز نہ ہوگی۔

الاستفتاء

کیا فرماتے ہیں مفتیانِ شرع متین کہ سنی حنفی بریلوی شخص کی نماز وہابی اور دیوبندی امام کے پیچھے جائز ہے یا نہیں؟ اور ان کی مساجد میں نماز پڑھنے کا حکم شرعی کیا ہے؟ نیز اگر وہابی یا دیوبندی سنی حنفی بریلوی امام کے پیچھے نماز پڑھے تو کوئی نقصان اور خرابی ہوگی یا نہیں؟ بینوا توجروا

سائل : محمد زمان، بہاولنگر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الوهاب: وہابی اور دیوبندی کے پیچھے نماز جائز نہیں ہے کیونکہ یا تو وہ عبارات کفریہ کے قائل ہوں گے یا ان کے قائلین کو اپنا پیشوا مانتے ہوں گے لہٰذا وہ کافر ہوئے۔ یعنی بدعتی آدمی کے پیچھے نماز جائز نہیں اور ان کو مسلمان سمجھ کر پڑھنے والا کافر ہو جائے گا۔ ان کی مساجد میں نماز پڑھنے سے مسجد کا ثواب نہیں ملے گا کیونکہ ان کی مساجد شرعی مساجد نہیں ہیں نیز سنی حنفی بریلوی امام کے پیچھے وہابی اور دیوبندی کے شریک ہونے سے نماز میں نقصان لازم آئے گا کہ اس کی جماعت میں شرکت سے صف قطع (درمیان سے جگہ چھوٹے گی) ہوگی کیونکہ جب دیوبندی اور وہابی کی اپنی نماز ہی نہیں تو ایک بے نمازی آدمی صف میں کھڑا ہوگا۔ نیز بد مذہبوں کے ساتھ نماز پڑھنے سے حدیث شریف میں منع فرمایا ہے۔ لا تصلوا معھم

(فتاویٰ رضویہ بادنیٰ تغیر)

وہابیہ اور دیابنہ کی عبارات کفریہ

ہم قارئین کی خدمت میں کچھ عبارات امام اہلسنت مجدد دین وملت شاہ احمد رضاخان قادری کی مشہور کتاب الکوکب الشہابیہ فی کفریات ابی الوہابیہ سے عبارات کفریہ نقل کرتے ہیں ملاحظہ فرمائیں۔

۱۔ تقویۃ الایمان ص ۲۰۔ غیب کا دریافت کرنا اپنے اختیار ہو۔ جب چاہے کر لیجیے۔ اللہ صاحب کی ہی شان ہے۔

۲۔ ایضاح الحق مطبع فاروقی دہلی ۱۲۹۷ھ ص ۳۵ و ص ۳۶ تنزیہ او تعالی الخ۔ یعنی اللہ تعالی کو زمان و مکان و جہت سے پاک جاننا اور اس کا دیدار بلا کیف ماننا بدعت وضلالت ہے اسمیں اس نے تمام ائمہ کرام و پیشوایان مذہب اسلام کو معاذ اللہ بدعتی و گمراہ بتایا۔

۳۔ رسالہ یکروزی مطبع فاروقی ص ۱۴۴ بعد اخبار ممکن ست الخ یعنی اہل حق نے کہا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مثل یعنی تمام صفات کمالیہ میں حضور علیہ السلام کا شریک وہمسر محال ہے اور بعض علماء اس پر دلیل لائے تھے۔ کہ اللہ تعالی نے حضور علیہ اسلام کو خاتم النبیین فرمایا ہے اگر حضور علیہ اسلام کا مثل یعنی مذکور ممکن ہو تو معاذ اللہ کذب الٰہی لازم آئے گا۔ اس کے جواب میں شخص مذکور نے وہ کفری بول بولا کہ اللہ تعالی قرآن مجید کو دلوں سے بھلا کر ایسا کرے (یعنی اور نبی کو لے آئے) تو کس آیت اور نص کی تکذیب ہوگی۔ یہاں صاف اقرار کر لیا کہ اللہ تعالی کا فرمان واقع میں جھوٹا

ہو جائے تو حرج نہیں. حرج اس میں ہے کہ بندے اس کے جھوٹ پر مطلع ہوں. اگر انہیں بھلا کر اپنی بات جھوٹی کر دے تو تکذیب کہاں سے آئے گی۔ کہ اب کسی کو وہ نص یاد ہی نہیں جو جھوٹ ہو جانا بتائے

۴۔ یکروزی ص ۱۴۵ لانسلم کہ کذب مذکور الخ. یعنی جو کچھ آدمی اپنے لئے کر سکتا ہے وہ تمام کا تمام اللہ تعالیٰ کے لیئے بھی جائز ہے. جن میں کھانا، پینا، سونا، پاخانہ پھرنا، پیشاب کرنا وغیرہ سب کچھ داخل ہیں. اس قول خبیث کے کفریات حد اور شمار سے باہر ہیں۔

۵۔ یکروزی ص ۱۴۵ اعدم کذب راز کمالات الخ،

اس عبارت سے صاف معلوم ہوا. کہ اللہ تعالیٰ کا جھوٹ بولنا ممتنع بالغیر بلکہ محال عادی بھی نہیں. یعنی اللہ تعالیٰ جھوٹ بول سکتا ہے۔

۶۔ تقویتہ الایمان ص ۱۴۔

جتنے رسول آئے ہیں سو وہ اللہ کی طرف سے یہی حکم لائے ہیں کہ اللہ کو ماننے اور اس کے سوا کسی اور کو نہ ماننے (کوکب ص ۱۹)

۷۔ تقویتہ الایمان ص ۱۹۔

ہمارا خالق جب اللہ ہے اور اس نے ہم کو پیدا کیا تو ہم کو بھی چاہیئے کہ اپنے ہر کام پر اس کو پکاریں. اور کسی سے ہم کو کیا کام جیسے کوئی ایک بادشاہ کا غلام ہو چکا تو وہ اپنے ہر کام کا علاقہ اس سے رکھتا ہے، دوسرے بادشاہ سے بھی نہیں رکھتا اور کسی چوہڑے چمار کا تو کیا ذکر ہے (کوکب ص ۲۹)

۸۔ تقویتہ الایمان ص ۱۰۔
روزی کی کشائش اور تنگی کرنی اور تندرست اور بیمار کر دینا اقبال و ادبار دینا، حاجتیں بر لانی، بلائیں ٹالنی مشکل میں دستگیری کرنی۔ یہ سب اللہ ہی کی شان ہے اور کسی انبیاء، اولیاء، بھوت پری کی یہ شان نہیں جو کسی کو اب تصرف ثابت کرے اور اس سے مرادیں مانگے اور مصیبت کے وقت اس کو پکارے سو وہ مشرک ہو جاتا ہے۔ پھر خواہ وہ یوں سمجھے کہ ان کاموں کی طاقت ان کو خود بخود ہے۔ خواہ یوں سمجھے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو قدرت بخشی ہے۔ ہر طرح شرک ہے۔

۹۔ حضور صلعم کا مزار گرا دینے کے لائق ہے۔ اگر میں اس کے گرا دینے پر قادر ہو گیا تو گرا دوں گا (اوضح البراہین عبد الوہاب نجدی)

۱۰۔ میری لاٹھی محمد صلعم سے بہتر ہے کیونکہ اس سے سانپ مارنے کا کام لیا جا سکتا ہے۔ اور محمد مر گئے انہیں کوئی نفع باقی نہ رہا (اوضح البراہین ص ۱)

۱۱۔ محمد بن عبد الوہاب کا عقیدہ تھا کہ جملہ اہل عالم و تمام مسلمانانِ دیار مشرک و کافر ہیں اور ان سے قتل و قتال کرنا ان کے اعمال کو ان سے چھین لینا حلال اور جائز بلکہ واجب ہے۔ ماخوذ حسین احمدی مدنی۔

(الشہاب الثاقب صـ ۴۳ کتب خانہ اعزازیہ دیوبند)

۱۲۔ غیب کی باتوں کو جیسا علم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہے ایسا علم زید و عمرو بچوں اور پاگلوں کو بلکہ تمام جانوروں کو ہے۔ رسول کی تخصیص نہیں (حفظ الایمان ص ۸ کتب خانہ اشرفیہ کمپنی و اعزازیہ دیوبند)

۱۳۔ حضور نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی سمجھنا عوام کا خیال ہے اہل علم کا نہیں۔ تحذیر الناس ص ۳ کتب خانہ اعزازیہ دیوبند)

۱۴۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی پیدا ہو جائے تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا۔ تحذیر الناس ص ۲۵۔

شیطان اور ملک الموت کو تمام روئے زمین کا علم ہے اور حضور علیہ السلام کے علم سے زیادہ ہے۔

(براہین قاطعہ ص ۵۵ کتب خانہ امدادیہ دیوبند)

۱۵۔ نماز میں حضور علیہ اسلام کا خیال گدھے اور بیل کے خیال میں ڈوبنے سے برا ہے۔ (صراط مستقیم ص ۹۷ کتب خانہ اشرفیہ راشد کمپنی دیوبند)

۱۶۔ ہر مخلوق بڑا ہو یا چھوٹا۔ اللہ کی شان کے آگے چمار سے بھی ذلیل ہے تقویۃ الایمان ص ۱۳ کتب خانہ اشرفیہ راشد کمپنی دیوبند۔

۱۷۔ سب انبیاء اور اولیاء اس کے روبرو ایک ذرہ ناچیز سے بھی کمتر ہیں۔ تقویۃ الایمان ص ۴۸۔

۱۸۔ حضور علیہ اسلام کی تعظیم بڑے بھائی کی سی کیجیے۔ تقویۃ الایمان ص ۵۲

۱۹۔ حضور علیہ اسلام نے اقرار باندھا، گویا آپ نے فرمایا میں بھی ایک دن مر کر مٹی میں ملنے والا ہوں۔ تقویۃ الایمان ص ۵۳

۲۰۔ حضور علیہ اسلام کا میلاد منا کر کنھیا کے جنم کا دن منانے کی طرح ہے براہین قاطعہ ص ۱۵۲۔

۲۱۔ خلیل احمد دیوبندی حضور علیہ اسلام کے لیے اردو زبان کا علم دیوبند

کے علماء سے آنا بتاتے ہیں (براہین قاطعہ ص ۱۳۰)

۲۲۔ بلغۃ الحیران نامی کتاب ص ۸ میں حضور علیہ اسلام کا گرنا لکھا ہے اپنے لئے لکھا کہ میں نے انہیں گرنے سے روکا۔

۲۳۔ رسول کو دیوار کے پیچھے کا علم نہیں، براہین قاطعہ ص ۵۵۔

۲۴۔ رسول کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا۔

۲۵۔ اللہ تعالیٰ کو پہلے سے کسی بات کا علم نہیں ہوتا تفسیر بلغۃ الحیران

۲۶۔ اللہ تعالیٰ عرش معلیٰ اور کرسی کے اوپر موجود ہے (قصیدہ نونیہ ابن قیم)

۲۷۔ لفظ رحمۃ اللعالمین صفت خاصہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نہیں (فتاویٰ رشیدیہ)

۲۸۔ تقویۃ الایمان ص ۷ میں ہے اللہ صاحب نے کسی کو عالم میں تصرف کرنے کی قدرت نہیں دی (کوکب)

۲۹۔ تقویۃ الایمان ۴۲، جس کا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں ہے (کوکب)

۳۰۔ تقویۃ الایمان ص ۲۸۔ جو کوئی کسی شخص کو عالم میں تصرف ثابت کرے اور اپنا وکیل ہی سمجھ کر اس کو مانے سو اس پر شرک ثابت ہوتا ہے گو کہ اللہ کے برابر نہ سمجھے۔ اور اس کے مقابلہ کی طاقت اس کو ثابت نہ کرے (کوکب)

۳۱۔ تقویۃ الایمان ص ۲۷۔ جو کچھ کہ اللہ اپنے بندوں سے معاملہ کرے گا۔ خواہ دنیا میں خواہ قبر میں خواہ آخرت میں ہو ان کی حقیقت کسی کو معلوم نہیں نہ نبی کو نہ ولی کو نہ اپنا حال دوسرے کا۔

۳۲۔ تقویۃ الایمان ص ۲۵۔ ان باتوں میں سب بندے بڑے ہوں یا چھوٹے یکساں بے خبر ہیں اور ناداں (کوکب)

۳۳۔ تقویۃ الایمان ص ۵۷۔۵۸، جو کہ اللہ کی شان ہے اس میں کسی مخلوق کو دخل نہیں، سو اس میں اللہ کے ساتھ کسی کو نہ ملاوے۔ مثلاً کوئی شخص کہے فلانے درخت میں کتنے پتے ہیں یا آسمان میں کتنے تارے ہیں تو اس کے جواب میں یہ نہ کہے کہ اللہ و رسول جانے کیونکہ غیب کی بات اللہ ہی جانتا ہے رسول کو کیا خبر،

۳۴۔ تقویۃ الایمان ص ۸ (الکوکب ۴۵)

پیغمبر خدا کے وقت میں کافر بھی بتوں کو اللہ کے برابر نہیں جانتے تھے۔ بلکہ اسی کا مخلوق اور اس کا بندہ سمجھتے تھے اور ان کو اس کے مقابل کی طاقت ثابت نہیں کرتے تھے مگر یہی پکارنا اور منتیں ماننی اور نذر و نیاز کرنی اور ان کو اپنا وکیل و سفارشی سمجھنا یہی ان کا کفر و شرک تھا۔ سو جو کوئی کسی سے یہ معاملہ کرے گو کہ اس کو اللہ کا بندہ و مخلوق ہی سمجھے سو ابوجہل اور وہ شرک میں برابر ہیں۔

تمت بالخیر

فقیر غلام محمد عفی عنہ

مصنف کی دیگر مطبوعات

تلخیص سلم العلوم ومیبذی برائے امتحان تنظیم المدارس **عطاء جلال**	**عطاء المنطق** **اصطلاحات المنطق** (زیر طبع)
تلخیص شرح عقائد ومناظرہ رشیدیہ **مفتاح الفلاح** برائے تنظیم المدارس	**فوٹو اور ویڈیو کا** **شرعی حکم** (زیر تحریر)
گلدستۂ حج درگلستان شریعت	**اوجھڑی اور کپورے** **کا شرعی حکم** (زیر طبع)
انسانی اعضاء کا استعمال اور پیوند کاری	کیا ہر فرقے کا ذبح کیا ہوا جانور حلال ہے؟
کھجور کی ٹوپی پہن کر اور ننگے سر نماز پڑھنے کا حکم	**دور حاضر کی محفل نعت** شریعت کے آئینے میں (زیر طبع)
مدارس الاسلام شریعت کا پیغام	تقریر اور وعظ کے شرعی ضابطے
گاؤں میں جمعہ کی شرعی حیثیت	**حاشیہ عربی شرح تهذیب** (زیر تحریر)
التوضیح الناجی **فی تفهیم السراجی** (زیر تحریر)	**قانون وراثت کا** **اسلامی شاہراہ** (زیر تحریر)
قرآن وحدیث کی روشنی میں اختیارات مصطفویہ کا ثبوت **خالق کل نے آپکو مالک کل بنا دیا** (زیر طبع)	**نقشۂ اصول فقه**
عطاء محمد (زیر تحریر) شرح مجموعہ منطق	**نقشۂ علم میراث**
حج اور عمرہ شریعت کے آئینے میں	**نقشۂ علم منطق**